فضائل مدینہ منورہ
تصنیف لطیف
مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی
www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ﷺ

فضائلِ مدینہ منورہ

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿مدینه هی مدینه﴾

الحمدللہ مدینے پاک کی مہکی مہکی فضاؤں، ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اور سرور حاصل کرنے کے لئے آج بھی لاتعداد عاشق جوق در جوق اس منور شہر کی حاضری کا شرف حاصل کررہے ہیں۔ کتنی کیف آور بات ہے کہ اس شہر کو مدینہ منورہ بنانے والے شاہ انبیاء علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام آج بھی مدینہ پاک میں موجود ہیں اور یہ فرمان تو عاشق کی جان ہے۔

''جس نے میری قبر انور کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی۔''

اے آنکھو! تصور ہی میں ان کا نقشہ جماؤ

روئے زمین پر کوئی ایسا شہر نہیں جس کی اتنی تعریف کی گئی ہو جتنی کہ مدینے پاک کی تعریف کی گئی ہے۔ مدینے پاک کی مٹی کو شفاء کہا گیا۔ مدینے پاک میں جنت کی کیاری ہے واہ! مدینے پاک میں عرش اعلیٰ وارفع ایک مقام ہے وہ مقام جہاں پیارے تاجدار والیٔ بیکساں صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمِ اطہر موجود ہے۔

یہ کتاب ''فضائلِ مدینہ منورہ'' کے فضائل پر عالی شان کتاب ہے۔ اس میں حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی صاحب مدظلہ العالی نے معتبر کتب سے فضائل مدینہ منورہ جمع کر دیئے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے عظمت مدینہ قلب میں راسخ ہوتی ہے اور شوق مدینہ مزید بڑھتا ہے۔

رب قدیر کا کرم ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کا کام انجمن انوار القادریہ کے حصہ میں آیا۔ انجمن انوار القادریہ اس کتاب کو شائع کرکے بڑی مسرت محسوس کررہی ہے کیوں کہ جانِ ایمان صلی اللہ علیہ وسلم تو مدینہ پاک میں ہیں اور یہ کتاب ''فضائلِ مدینہ منورہ'' ہے۔

السلام مع الاکرام

محمد آصف

جنرل سیکریٹری انجمن انوار القادریہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

یہ کتابچہ مدینہ طیبہ کے فضائل پر مشتمل ہے۔عزیزم محمد فیصل نقشبندی صاحب اور انجمن انوار القادریہ کے دیگر اراکین نے فقیر کو اس طرف متوجہ فرمایا کہ ان کے احباب مختلف موضوعات پر کتابیں شائع کرتے ہیں۔اس اشاعت میں فقیر اُویسی غفرلہٗ بھی حصہ لے چنانچہ یہ رسالہ احباب کو بھیج رہا ہوں۔اس سے واضح ہوگا کہ جس شہر کی یہ فضیلتیں اور برکتیں ہیں اُس شہر والے محبوب ﷺ کی شانِ اقدس کتنی بلند و بالا ہوگی۔

اللہ تعالیٰ بطفیلِ حبیب اکرم ﷺ یہ خدمت قبول فرمائے۔(آمین)

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔پاکستان

۱۴شوال ۱۴۱۶ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

کثرتِ اسماء: مدینہ طیبہ کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ اس کے اسماء ایک سو پر مشتمل ہیں اور ناموں کی کثرت ہی ظاہر کر رہی ہے کہ اس شہر شریف کی کتنی عظمت ہے۔اسماءِ الٰہی عزشانہ اور القاب حضرت رسالت جناب ﷺ سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ جس کے نام زیادہ ہیں اس کی رفعت و عظمت بھی زیادہ ہے۔روئے زمین کا کوئی شہر ایسا نہیں ہے کہ جس کے نام اس درجہ کثرت کو پہنچے ہوں جیسا کہ مدینہ پاک کے نام ہیں۔بعض علماء نے کوشش کر کے تقریباً ایک سو اور بعض نے کم و زیادہ اس حد سے جمع کئے ہیں لیکن اس کتاب میں صرف وہ نام لکھے جائیں گے جو اس مقام کی شرافت اور کرامت کی دلیل ہیں۔

طابہ اور طیبہ: اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت کوشامل حال کرتے ہوئے میں عرض کرتا ہوں کہ جونام سید کائنات حضور ﷺ کا پسندیدہ اورمحبوب ہے وہ طابہ اورطیبہ ہےاوران ناموں کا بولنا اس کی طہارت کے سبب سے ہےاس لئے کہ شرک کی نجاست سے یہ سرزمین پاک ہےاوراچھی طبیعتوں کے موافق ہے نیز اس کی آب وہوا نہایت پاکیزہ ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس شہرشریف کے رہنے والے اس کی مٹی اوراس کے درودیوار سے ایسی عمدہ خوشبو پاتے ہیں جس کی مثل میں دنیا کی کوئی خوشبو پیش نہیں کرسکتے۔یہاں کے رہنے والوں کے سوااورصادقین ومحبین کے ذوق میں بھی یہ خوشبو پہنچتی ہے۔چنانچہ ابوعبداللہ عطار نے کہا ہے:

بطیب رسول اللّٰہ طاب نسیمھا
فما المسك ما الكافور ما المندل الرطب

(خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى،باب للسلام عند الرأس المقدّس بحيث يكون على يساره الخ،الفصل الثانى عشر "فى العمارة المتجدّدة بالحجرة الشريفة وإبدال الخ،الجزء١، الصفحة ١٥٤)

یعنی بوجہ خوشبو رسول ﷺ کے خوشبو دار ہوگئی اس کی (مدینہ شریف کی ہوا بھی)۔پس نہیں ہے ایسی خوشبو مشک اور کافور اور صندل رطب میں۔

حضرت شبلی ایک صاف باطن اوراہلِ دل علماء میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ پاک کی مٹی میں ایک خاص خوشبو ہے جو مشک وعنبر میں نہیں پائی جاتی اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اس لئے کہ جہاں پر حبیب خدا ﷺ کے سانسوں کی ہوا پہنچی ہو وہاں مشک وعنبر کی کیا حقیقت ہے

درآن زمین که نسیمی وزد ز طره دوست
چه جای دم زدن نافه های تاتاریست

یعنی

جہاں کہیں تری زلفوں کی بو پہنچ جائے
وہاں پہ جائیں عبث نافہائے تاتاری

اور نیز تمام دنیا کی خوشبوئیں خاص کرگل سرخ جومشہورومعروف ہے اس شہر پاک کی مخصوص خوشبو کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔

زنسیم جان فزایت، تن مرده زنده گردد
زكدام باغےای گل كه چنين خوش است بويت

یعنی

ہوتا ہے مردہ زندہ خوشبو سے تیری اے گل
وہ باغ کون سا ہے آیا ہے تو جہاں سے

حدیث شریف میں آیا ہے: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ

(مسنداحمد، كتاب مسند البصريين، الباب حديث جابر بن سمرة رضى الله عنه، الجزء٤٢،

الصفحة٤٠٥، الحديث ١٩٩٧١)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ مدینہ طیبہ کا نام طابہ رکھوں۔

وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ مدینہ کا نام توریت میں طابہ وطیبہ ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ جو شخص مدینہ پاک کی زمین کو عدم طیب سے نسبت کرے اور اس کی ہوا کو ناخوش کہے وہ واجب التعزیر ہے اس کو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ صحیح کرلے۔

زمانہ شعادت نشانِ نبوت سے پہلے مدینہ شریف کو یثرب واثرب کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے حکم سے اس کا نام طابہ اور طیبہ رکھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ یثرت حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک قوم کا نام ہے جب ان کی اولاد متفرق شہروں میں آباد ہوئی تو یثرب خاص مدینہ پاک کا نام ہے یا اس جگہ کا جو اُحد پہاڑ کی غربی جانب میں واقع ہے جس میں کثرت سے کھجور کے درخت اور چشمے تھے۔ اکثر علماء نے اسی قول کو ترجیح دی ہے اور نیز اثارب کا لفظ یعنی جمع کا لفظ بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

ابن زبالہ جو مورخین مدینہ کے پیشوا مانے جاتے ہیں اور منجملہ اصحابِ مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں نیز دوسرے حضرات نے بھی علماء سے روایت کیا ہے کہ مدینہ منورہ کو یثرب نہ کہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ میں ایک حدیث آئی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ مدینہ منورہ کو یثرب کہے تو اس کو لازم ہے کہ اس کی تلافی اور تدارک میں دس مرتبہ مدینہ کہے اور امام احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص مدینہ کو یثرب کہے تو چاہیے کہ جناب باری تعالیٰ میں استغفار کرے کیونکہ اس کا نام طابہ ہے۔ انہی روایات کے مثل دوسری بھی روایات آئی ہیں لفظ یثرب سے کراہت کی وجہ یہ ہے کہ اس کے معنی فساد کے ہیں یا مواخذہ اور عذاب کے ہیں۔ ان سب باتوں کے علاوہ یثرب ایک کافر کا نام بھی ہے لہٰذا اس کے نام پر اس مقام شریف کا نام رکھنا جس کی عزت غبار شرک اور کفر سے پاک و بری ہے کسی طرح مناسب نہیں

ہے اور قرآن مجید میں آیا ہے: یٰٓاَھْلَ یَثْرِبَ لَامُقَامَ لَکُمْ (پارہ ۲۱، سورۃ الاحزاب، آیت ۱۳)

ترجمہ: اے مدینہ والو یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں۔

بعض منافقوں کی زبان سے ہے کہ مدینہ منورہ کا نام اس نام سے رکھ کر منافقت کرتے تھے اور بعض احادیث میں بھی مدینہ منورہ کا نام یثرب آیا ہے۔ اس کے متعلق جواب میں علماء کہتے ہیں کہ یہ ممانعت سے پیشتر کا ہے۔ واللہ اعلم

ارض اللّٰہ: منجملہ اور ناموں کے اس بقعہ شریفہ کا نام اَرْضُ اللّٰہِ (اللہ کی زمین) اور ارض الھجرت (ہجرت والی زمین) بھی ہے اور آیۂ کریمہ اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُھَاجِرُوْا فِیْھَا (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۹۷) ﴿**ترجمہ:** کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔﴾ ان دونوں ناموں کے ہونے کی دلیل ہے۔

اکالۃ البلدان و اکالۃ القری بھی اس بات کی گواہ ہے کہ تمام شہروں پر اس کو غلبہ ہے اور اس کے احکام بھی تمام اطراف عالم پر غالب ہیں نیز غنیمتیں اور خزانے جو یہاں آتے ہیں اس کے القاب سے ہے اور بعض علماء نے اس معنیٰ کو غلبہ فضیلت اور عظمت رتبہ پر محمول کیا ہے یعنی تمام فضیلتیں اس کی عظمت کے مقابلہ میں ہیچ ہیں جیسا کہ مکہ مکرمہ کو اُم القریٰ کہتے ہیں۔ یہ نام تمام شہروں کے مقابلے میں اس کی اصلیت کے ہے۔ لوگوں نے کہا ہے کہ اکالۃ القری کی یہ نسبت اُم القریٰ زیادہ اچھا ہے اس لئے کہ اگر اس کو ماں کہا جائے تو چونکہ اس کے ساکنان کو کبھی اضمحلال نہیں ہے اس لئے ماں ہونے کا حق ادا ہو جاتا ہے۔

ایمان: اس کا ایک نام ایمان بھی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِھِمْ (پارہ ۲۸، سورۃ الحشر، آیت ۹)

ترجمہ: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا۔

شان میں انصار اور تعریف میں محبان عالی اقدار کے نازل ہوئی ہے۔ یہ شہر مکہ مکرمہ مظہر ہے ایمان کے احکام اور یہی ایمان کا سرچشمہ ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایمان کا فرشتہ جو ایمان والوں کے دلوں پر ایمان القا اور الہام کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں مدینہ کا رہنے والا ہوں اور ہرگز اس شہر سے باہر نہ جاؤں گا۔ جب اس بات کو حیا کے فرشتہ نے سنا تو کہنے لگا کہ میں بھی تیرے ساتھ ہوں اور کبھی تجھ سے جدا نہ ہوں گا۔ خوب سمجھ لینا چاہیے کہ حیا اور ایمان یہ دونوں صفتیں رسول اکرم ﷺ کے شہر پاک میں مجتمع اور ایک دوسرے کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی حیاء ایمان کا جز ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، الباب الحیاء، الجزء ۱۹، الصفحۃ ۷۷، الحدیث ۳۶۵۳)

بارہ وبرہ: بڑائی اور بھلائی کے معنوں میں ہے یہ بھی اسم صفتی اسی مکان نیک علامت کے ہیں۔ اس واسطے کہ یہ

جگہ خزانہ ہے نیکیوں کا اور معدن ہے بھلائی کا۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ (پارہ۳۰،سورۃ البلد،ایت۱)

ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم۔

اس سے بھی بقول بعض مفسرین کے مدینہ ہی مراد ہے۔اس وجہ سے کہ حضور ﷺ تا حیات یہیں اقامت فرما رہے اور بعد ممات دنیوی بھی اسی جگہ ہیں۔اس لئے اس شہر پاک کو یہ بزرگی اور لباس شرافت عطا ہوا ہے لیکن اکثر علماء کے بقول اس آیت شریف سے مکہ معظّمہ مراد ہے اور چونکہ یہ مکہ مکرمہ ہی میں نازل ہوئی ہے اس لئے اس قول کو ترجیح ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

بیت رسول اللہ ﷺ: بیت رسول اللہ ﷺ بھی اس کے القاب شریف سے ہے اور اس نام کے رکھنے کی وجہ اس نسبت کریم کے ساتھ کمال درجہ کی واضح اور ظاہر ہے جیسا کہ مکہ مکرمہ کو بیت اللہ کہتے ہیں۔اسی طرح اس شہر پاک کو بیت رسول ﷺ کہنا جائز ہے۔

زھے سعادت آں بندہ کہ کرد نزول	گہے بہ بیت خدا و گہے بہ بیت رسول

جابرہ وجبارہ: جابرہ وجبارہ بھی اس مقامِ عزت انتظام کے ناموں سے ہے اور حدیث لِلْمَدِيْنَةِ عَشْرَةُ أَسْمَاءٍ[1] ﴿یعنی مدینہ کے دس نام ہیں۔﴾ چند روایات سے اول کے دو ناموں پر دلالت کرتی ہے اور تیسرا نام جبارہ ہے جس کو کتاب النواحی کے مصنف نے توریت سے نقل کیا ہے۔اس کا نام جبر رکھنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ شکستہ دلان غریب کو مالدار اور بے کسوں اور فقیروں کا سہارا دینا اس کا کام ہے۔

[1] (فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینة، باب المدینة طابة ، الجزء٦، الصفحة١٠١)

اور اس کے علاوہ مغروروں کو شکستہ کرنا سرکشوں کو اطاعت پر مجبور کرنا، دوسرے شہروں پر اس لئے جبر وقہر کرنا کہ اسلام لاؤ، مسلمان بن جاؤ، ایک اللہ کے تابعدار رہو۔

مجبورہ: مجبورہ بھی اس کا نام وارد ہوا ہے۔اس لئے کہ سید الانبیاء ﷺ کی سکونت کے لئے حیات وممات میں حکم الٰہی سے مجبور ہے۔

جزیرۃ العرب: اور جزیرۃ العرب بھی بقول بعض محدثین کے أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ[1] ﴿یعنی مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دو۔﴾ میں جزیرۃ العرب سے مدینہ منورہ مراد ہے اگرچہ بقول دیگر حضرات اس آیت سے تمام ملک حجاز مراد ہے۔

[1] (صحیح البخاری، کتاب الجهاد و السير،الباب هل يستشفع الى اهل الذمة ومعاملتهم ،الجزء١٠، الصفحة٢٦٨،الحديث٢٨٢٥)

محبہ، حبیبہ، محبوبہ: اورمحبہ وحبیبہ ومحبوبہ اس کے مرغوب ومخصوص ناموں میں سے ہیں۔حدیث شریف میں ہے ﷺ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ

(موطا مالك، كتاب الجامع ،الباب ماجاء فى وباء المدينة ،الجزء٥،الصفحة٣٥٥،الحديث١٣٨٥)

(صحيح البخارى، كتاب الحج،الباب كراهية النبى صلى الله عليه وسلم ان تعرى المدينة ،الجزء٦ ، الصفحة٤٤٩،الحديث١٧٥٦)

(مسند احمد، كتاب باقى مسند الانصار،الباب حديث السيدة عائشة رضى الله عنها ،الجزء٤٩، الصفحة٣٠٩،الحديث٢٣١٥٣)

یعنی اے اللہ محبوب کردے تو ہماری طرف مدینہ کو مثل محبت مکہ کے۔

حرم وحرم رسول اللّٰہ ﷺ: حرم وحرم رسول اللہ ﷺ بوجہ شرافت نسبت کے بھی اس کا لقب ہے۔مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے: اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ

(صحيح مسلم، كتاب الحج،الباب فضل المدينة ودعاء النبى صلى الله عليه وسلم فيها ، الجزء٧، الصفحة١٠٧،الحديث٢٤٣٣)

یعنی مدینہ حرم ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی قَدْ حَرَّمْتُ لَابَتَیْھَا ، کَمَا حَرَّمْتَ عَلٰی لِسَانِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ الْحَرَمَ

(صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة الخ ،قديمى كتب خانه، كراچى،جلد١ ،صفحه٤٤٠ تا٤٤٣)

(مسند احمد بن حنبل عن ابى قتاده رضى الله عنه،الجزء٥،الصفحة٣٠٩،المكتب الاسلامى بيروت)

(كنز العمال بحواله حم والرويانى،عن ابى قتاده رضى ا لله عنه،حديث٣٤٦٨٧٥،الجزء١٢، الصفحة٢٤٤،مؤسسة الرساله بيروت)

یعنی الٰہی ! بیشک میں نے تمام مدنیہ کو حرم کردیا جس طرح تو نے زبانِ ابراہیم پر حرم محترم کو حرم بنایا۔

حرم مدینہ کہاں تک ہے؟اس کی حد قائم کرنے میں علماء کا اختلاف ہے۔اس کا ذکر اپنی جگہ پر کیا گیا ہے اور ممکن ہے ان اوراق میں بھی اس کا ذکر کیا جائے۔انشاء اللہ تعالیٰ

حسنہ: حسنہ بھی اس کا نام ہے۔حسن اس وجہ سے ہے کہ باغات، چشمے، کنوئیں اور بلند وبالا پہاڑ، کشادہ فضائیں، عمارتوں کے قبے اور مشاہد ومزارات اس میں شامل ہیں نیز نور نے اس کا احاطہ کرلیا ہے۔حسن باطنی بوجہ وجود حضرت

خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدس کے جو شاہد و مشہود پروردگارِ عالم کا ہے اور مقصود تمام نیکیوں کا اور وجود آل و اصحاب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کا کہ جامع تمام برکات اور جمیع کرامات کے ہیں ۔ یہ سب خوبیاں اسی مدینہ پاک کی سرزمین کو حاصل ہیں۔

عرف من ذاق ووجد من عرف

یعنی پہچان لیا جس نے چکھا اور پایا جس نے پہچانا۔

ؐ ذوق ایں مے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

وَمِنْ مَذْهَبِى حُبُّ الدِّيَارِ لِأَهْلِهَا	وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشَقُونَ مَذَاهِبُ

(التمثيل والمحاضرة،الفصل الثانى فى سياقة ما يجرى مجرى الأمثال،باب النساء ، الجزء١، الصفحة٤٨)

یعنی میرا مذہب ہے کہ محبت و مکان اس کے ساکنان کی وجہ سے ہے اور واسطے ان لوگوں کے جو عشق رکھتے ہیں مختلف مذہب ہیں۔

خدا کی قسم قطع نظر، باطنی لذتوں اور حضور قلب کے یہ نتیجہ ہے سچی محبت اور اعتقاد کا ۔اصل حسن وزیبائی جو قلبی آنکھوں سے حاصل ہوتی ہے وہ اسی شہر پاک میں ہے کسی دوسرے شہر میں تو دیکھی نہ سنی ۔البتہ بعض دوسری جگہوں میں جو نورانیت نظر آتی ہے وہ اسی مقام کی حسن وزیبائی ہے اسی جگہ کے چمکارے اور آثار و برکات اس میں سایہ فگن ہی جیسا کہ شہر دہلی اور اسی جیسے دوسرے مقام۔ اسی درسگاہ کے خادم و خاکسار وہاں بھی سوئے ہوئے ہیں۔

هر کجا نوریست تاباں با کمال
ظاهر است از آفتاب ایں جمال

خیرہ و خیرہ: بھی اس بزرگ مقام کا نام ہے کہ جامع ہے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو۔ حدیث شریف میں آیا ہے ﷺ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

(صحيح مسلم، كتاب الحج،الباب فضل المدينة ودعاء النبى صلى الله عليه وسلم فيها ،الجزء٧، الصفحة ١٠٠،الحديث٢٤٢٦)

(مسند احمد، كتاب مسند العشرة المبشرين بالجنة،الباب مسند ابى اسحاق سعد بن ابى وقاص رضى الله عنه ،الجزء٣،الصفحة٤٩٩،الحديث١٤٨٩)

یعنی مدینہ بہتر ہے ان کے لئے کاش کہ جانتے ہوئے۔

حضرت سید دو عالم ﷺ نے شہروں کو فتح کرنے سے اور لوگوں کے منتقل ہونے سے وسعت رزق کی طلب میں خبر دی ہے اور یہ اس بات کا ثبوت دے رہی ہے کہ اس شہر پاک کے یہ دونوں نام بھی ہیں۔

دارالبر، الاخیار، دارالاخیار، دارالایمان، السنۃ، دارالاسلام، دارالفتح، دارالھجرۃ، قبۃ الاسلام سب کے سب القاب اس مقام شریف کے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو تر و تازہ و پاک رکھے۔

شافیہ: شافیہ بھی اسی کا نام ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ خاک مدینہ ہر مرض کے لئے شفاء ہے یہاں تک کہ جذام اور برص کے لئے بھی مدینہ منورہ کے پھلوں سے بھی شفاء طلب کرنا حدیث صحیح سے ثابت ہے اور بعض علماء متقدمین کے بقول کتاب اسماء مدینہ اور اس کے حواشی سے بخار اور مریض کے بھی صحت یاب ہونے کے بارے میں حدیث آئی ہے اور امراض قلب اور گناہ کی بیماری سے بھی شفاء یاب ہونا لازم ہے نیز اس مکان شریف میں وارد ہونا انجام محمود ہے۔

عاصمہ: عاصمہ بھی اسی کا نام ہے جو ایذائے مشرکین سے مہاجرین کے محفوظ رہنے کی وجہ سے ہے یہی وجہ نہیں بلکہ تمام ساکنان اور قاصدان اس مقامِ رحمت آئین کا جملہ آفات اور خطرات دنیا و دین سے محفوظ رہنے کی وجہ سے بھی یہ نام ہے اور اگر نام معصومہ رکھا جائے جس کے معنی محفوظ کے ہیں تو یہ اس وجہ سے ہوگا کہ یہ بعض سرکش و جبار لوگوں سے ابتداء میں لشکر موسیٰ علیہ السلام اور داؤد علی نبینا علیہ السلام محفوظ رہا اور آخر میں بوجہ برکت نبی ﷺ کے دجال اور طاعون سے اور ہر مکروہ و منحوس سے محفوظ رہے گا اس نام کو جائز رکھتے ہیں یا لفظ عاصمہ کو معصومہ کے معنی میں لے لیں تو جائز ہے۔

غلبہ: غلبہ یہ اس کے پرانے ناموں میں سے ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی یہی نام لیا جاتا تھا چنانچہ یثرب اور غلبہ و تسلط اور قہر لازم ورود اور نزول میں اس عظمت والی زمین کے آیا ہے جو شخص اس میں داخل ہوتا ہے آخر کار صفت غلبہ اور علامت شہرت سے موصوف ہو جاتا ہے۔ یہود، عمالقہ پر غالب ہوئے اور اوس و خزرج یہود پر اور اسی طرح سے مہاجرین اوس و خزرج پر اور عجمی مہاجرین پر۔ الا ماشاء اللہ

فاضحہ: فاضحہ بھی ایک نام ہے۔ اس لئے کہ بداعتقاد اور بدکار لوگ اس میں پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔ آخر کار ذلت و رسوائی کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے بچائیں۔

مومنہ: مومنہ بھی اس مکان شریف کا نام ہے بوجہ اس بات کے کہ اس میں اہل ایمان کی سکونت ہے اور یہیں سے ایمان کے احکام نکلے ہیں اور اسلام کے شعائر کا مرکز بھی یہی ہے اور جس طرح نفع اور برکت و الفت مومن کی علامات میں سے ہیں۔ اسی طرح مدینہ پاک میں بھی یہ اوصاف ظاہر ہیں اور اگر کلمہ کو اپنے حقیقی معنوں پر رکھیں تو احتمال رہتا ہے

کہ یہ شہر پاک بھی حضور ﷺ سے گویا ہوا۔ حدیث صحیح میں اُحد پہاڑ کی بابت واقع ہوا ہے جو حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ اس مدعا پر واضح دلیل ہے کہ سرزمین مدینہ بھی ایمان لے آئی ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے: والذی نفسی بیدہ، ان تربتھا لمؤمنة

(سبل الھدی والرشاد، الجزء ۳، الصفحة ۲۹۱)

یعنی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے خاک مدینہ مومن ہے۔

اور یہ بھی روایت ہے کہ توریت میں اس کا نام مومنہ ہے مبارک بھی اسی شہر کا لقب ہے اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے مدینہ اور اس کی تمام چیزوں کے لئے یہاں تک کہ مد و صاع (یہ پیمانوں کے نام ہیں) کے واسطے بھی دعا کر کے فرمایا ہے کہ اے خدا اس کی برکت زیادہ کر جیسی کہ مکہ میں خیر و برکت کی ہے اور اس دعا کا ظہور و مشاہدہ کرنا برکات کا اس شہر شریف میں ظاہر اُمور سے ہے اس میں شک اور تردد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

محبورہ: محبورہ جو مشتق ہے اسی شہر مقدس کا نام ہے۔ محبار اس زمین کو کہتے ہیں جو سبزیات کو جلد اُگائے اور بہت نفع والی ہو اس بات کا وجود سرزمین مدینہ میں معائنہ اور مشاہدہ کیا گیا ہے۔

محروسہ و محفوظہ اور محفوفہ: محروسہ و محفوظہ اور محفوفہ ان ناموں کی وجہ تسمیہ بعض اسماء مذکورہ کے معنی سے ظاہر ہو گئی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مدینہ پاک کی گلیوں کے دونوں سروں پر فرشتے بیٹھے ہوئے اس کی پاسبانی کرتے ہیں۔

مرحومہ و مرزوقہ: مرحومہ و مرزوقہ پہلا نام توریت سے نقل کیا ہے اور اس کے ساتھ وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ مکان اور ٹھکانہ رحمة للعالمین کا اور جائے نزول ارحم الراحمین کی ہے اور رحمت عام و خاص یعنی اہل عالم پر رزق حسیہ جسمانیہ اور معنویہ وروحانی کا پہنچنا ہے لیکن یہ بات خاص کر شیدائی باب توکل کے لئے پے در پے ہے۔

مسکینہ: مسکینہ اس کی وجہ تسمیہ خلاصہ سے مومنہ کے نام میں ظاہر ہو جائے گی۔ حدیث شریف میں حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مدینہ کو خطاب فرمایا:

أَنَّ اللَّهَ قَالَ يَا طَيْبَةُ ، وَيَا طَابَةُ ، وَيَا مِسْكِينَةُ لَا تَقْبَلِي الْكُنُوزَ

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینة، باب المدینة طابة، الجزء ٦، الصفحة ۱۰۱، دارالریان للتراث)

یعنی پروردگارِ عالم نے رسول خداﷺ کے مدینہ کو خطاب کیا کہ اے زمین پاک اور اے بقعہ مطہر اور اے مکان مسکین خزانوں کو قبول مت کر اور اپنی مسکینیت کے ساتھ موافقت کر۔

لیکن حقیقت میں یہ خطاب اس کے باشندگان سے ہے تا کہ مسکینیت اور غربت کی صفت سے کہ اس کی اصل خشوع و خضوع ہے۔ مصوف رہیں اور اہل دنیا واصحابہ ثروت جو اس صفت پر نہیں ہیں رغبت نہ کریں۔

اَللّٰھُمَّ أَحْيِنِی مِسْكِينًا ، وَأَمِتْنِی مِسْكِينًا ، وَاحْشُرْنِی فِی زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ [1] اعنی فی اهل بلدة حبيبك سيدالمرسلين صلى الله عليه و آلہٖ و اصحابه اجمعين

[1] (سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب مجالسة الفقراء، الجزء ١٢، الصفحة ١٥٤، الحديث ٤١١٦)

یعنی اے اللہ مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھ، مسکین ہی بنا کر وفات دے اور قیامت میں انہی کے ساتھ حشر کر۔

مسلمه: مسلمہ مثل مومنہ کے اس کے اسمائے شریف سے ہے۔ ایمان اور اسلام نام ایک ہے لیکن کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ ایمان میں رعایت معنی تصدیق قلبی کے ہیں جو اُمور باطنہ سے ہے اور اسلام میں اقرار وانقیاد کی جانب کا لحاظ ہے جو کہ احکام ظاہری ہیں لیکن ان دونوں ناموں میں امان وسلامتی ہے۔

مطيبه مقدسه: مطیبہ مقدسہ قریب قریب پہلے ناموں کے معنی میں ہیں۔ طیب اور پاکی نیز طہارت وصفائی اور نزاکت اس شہر شریف کے لوازم ذاتیہ سے ہیں مقرر قرار سے ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِهَا قَرَارًا وَرِزْقًا حَسَنًا (كنز العمال الجزء ١٤، الصفحة ١٣٥)

یعنی اے اللہ تو کر دے ہمارے لئے اس شہر میں قرار اور رزق عمدہ۔

مكينه: مکینہ بھی مدینہ منورہ کا نام ہے۔ باعتبار اس عزت اور درجہ کے جو اس کو دربارِ خداوندی حاصل ہے۔

ناجيه: ناجیہ نجات سے یا ناجاہ سے مشتق ہے یعنی خوش کیا اس کو یا نجوہ سے کہ بلند زمین کو کہتے ہیں اور تمام معنوں کی وجہیں مدینہ پاک میں ظاہر اور واضح ہیں۔

المدينه: المدینہ اس مقام شریف کے مشہور ناموں اور بلدہ عظیم کے معروف اعلام میں سے ہے۔ لغت میں مدینہ ایسے مقام کا نام ہے جو مکانات اور کثرت عمارات میں قریہ کی حد سے تجاوز کر گیا ہو اور شہر کے درجہ کو پہنچا ہو۔ جو تمام گاؤں سے بڑا ہے۔ شہر مدینہ اور بلدۃ درمیانی ہیں اور بعض نے شہر اور مدینہ کو ایک درجہ میں رکھا ہے لیکن یہ تحقیق علم لغت کی ہے اور اب مدینہ نام مدینۃ الرسول ﷺ کا ہو گیا ہے۔ چنانچہ اگر مطلقاً مدینہ ذکر کرتے ہیں تو یہی شہر معظم مراد ہوتا ہے اہل

عرب اپنے محاورہ میں اس کو الف لام کے ساتھ المدینہ بولتے ہیں اور اس قسم کے فرق لغت عرب میں بہت ہیں جیسا کہ نجم ہر ستارہ کو کہتے ہیں لیکن النجم الف لام کے ساتھ چند مخصوص ستاروں کا نام ہے کہ اس کو ثریا کہتے ہیں اگر کسی شخص کی نسبت دوسرے مدینوں کی طرف ہوتو اسے مدیني کہتے ہیں اور اگر نسبت مدینۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتو مدنی بولتے ہیں کلام الٰہی میں مدینہ کا نام اسی نام سے چند جگہ آیا ہے اور توریت میں بھی یہی نام آیا ہے۔

سید البلدان: حدیث شریف میں امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے۔ یاطیبۃ یا سید البلدان مدینہ کے فضائل کا بیان جس جگہ ہے وہاں یہ معنی واضح ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ مزید تفصیل اسماء معہ تشریح فقیر کی کتاب ''محبوب مدینہ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

قرآن مجید: کسی مکان کی فضیلت مکین کی بدولت ہوتی ہے۔ چنانچہ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ o وَ اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ o (پارہ ۳۰، سورۃ البلد، آیت ۱،۲)

ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم۔ کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

اس آیت کریمہ میں مکہ مکرمہ کی قسم اسی لئے یاد فرمائی گئی ہے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے۔ اسی لےء متفقہ فیصلہ ہے کہ مکہ مکرمہ کو عزت وعظمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی۔ (خزائن العرفان)

فائدہ: جب مکہ مکرمہ اور کعبہ شریفہ کو یہ شرف اور بزرگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عرصہ اقامت پذیر ہونے کی وجہ سے نصیب ہوئی تو مدینہ طیبہ تو اس سے بڑھ کر شرف وبزرگی کا مستحق ہے کہ اس میں جب سے آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رونق افزا ہوئے تو پھر جدائی نہ ہوئی اور نہ ہوگی یہاں تک کہ قیامت اور پھر قیامت کے بعد الی ابد الآباد۔ اس لئے یہ ایسی فضیلت ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی فضیلت نہیں ہوسکتی۔ اس عمومی فضیلت کے علاوہ قرآن مجید میں خصوصیت سے چند آیات میں تصریح ہے۔ فقیر ان آیات کو معہ حوالہ تفاسیر عرض کرتا ہے۔

آیت نمبر ۱: وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ (پارہ ۲۸، سورۃ الحشر، آیت ۹)

ترجمہ: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا۔

فائدہ: اس آیت کریمہ میں دار وایمان سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ (وفاء الوفاء صفحہ ۹)

خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَدِیْنَةُ قُبَّةُ الْاِسْلَامِ، وَدَارُ الْاِیْمَانِ

(المعجم الکبیر للطبرانی، کتاب قطعة من المفقود، الجزء ۲۰، الصفحة ۵۸)

یعنی مدینہ شریف قبہ اسلام اور دار ایمان ہے۔

حضورﷺ نے فرمایا: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا

(بخاری شریف، کتاب الحج،الباب الایمان یارز الی المدینة ، الجزء٦،الصفحة ٤٣١،الحديث١٧٤٣)

(صحيح مسلم، کتاب الایمان،الباب بيان ان الاسلام بدا غريبا وسيعود غريبا وانه يارز،الجزء١، الصفحة٢٣٥،الحديث٢١٠)

(سنن ابن ماجه، كتاب المناسك،الباب فضل المدينة،الجزء٩،الصفحة٢٥٧،الحديث٣١٠٢)

(مسند احمد، کتاب باقی مسند المكثرين،الباب مسند ابی هريرة رضى الله عنه ،الجزء١٦، الصفحة١٥،الحديث٧٥١٠)

یعنی بے شک ایمان مدینہ منورہ کی طرف اس طرح کھینچا آتا ہے جس طرح کہ سانپ اپنے سوراخ کی طرف آتا ہے۔

آیت نمبر٢: وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً

(پارہ١٤،سورۃالنحل،آیت٤١)

ترجمہ: اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے۔

فائدہ: اس آیت کریمہ سے حَسَنَةً سے مراد مدینہ ہے کیونکہ مہاجرین کو اللہ تعالیٰ نے وہیں جگہ دی۔

آیت نمبر٣: كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ (پارہ٩،سورۃالانفال،آیت٥)

ترجمہ: جس طرح اے محبوب تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا۔

فائدہ: اس آیت کریمہ میں مدینہ منورہ کو بیت الرسول فرمایا گیا کیونکہ جب آپ ﷺ مدینہ منورہ سے بدر کی طرف نکلے تب یہ آیت نازل ہوئیں

آیت نمبر٤: وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ (پارہ١٥،سورۃالاسراء،آیت٨٠)

ترجمہ: اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا۔

فائدہ: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں مُدْخَلَ صِدْقٍ سے مراد مدینہ منورہ اور مُخْرَجَ صِدْقٍ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔(المستدرك) [١]

---

[١] عَنْ قَتَادَةَ ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ :وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ سورة الإسراء آية 80، فَأَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْهِجْرَةِ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ صِدْقٍ ، وَأَدْخَلَهُ الْمَدِينَةَ مُدْخَلَ صِدْقٍ

المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الهجرة،باب فأخرجه الله من مكة إلى المدينة الخ،الجزء١٠، الصفحة٤٤، الحديث٤٢٢٩

﴾احادیث مبارک﴿

حضور سرورِ عالم ﷺ نے دعا فرمائی ﷺ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ

(صحيح مسلم، كتاب الحج، الباب الترغيب فى سكنى المدينة و الصبر على لاوائها، الجزء ۷، الصفحة ۱۱۹، الحديث ۲٤٤٤)

یعنی اے اللہ تو مدینہ منورہ کو ہمارا ایسا محبوب بنا دے جیسا کہ مکہ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَخْرَجْتَنِي مِنْ أَحَبِّ الْبِلَادِ إِلَيَّ ، فَأَسْكِنِّي أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيْكَ

(البداية و النهاية، كتاب سيرة رسول الله صلى الله عليه و سلم، فيما نالت المدينة من شرف بعد الهجرة النبوية، الجزء ٤، الصفحة ٥٠٧، دار عالم الكتب)

(المستدرك على الصحيحين، كتاب الهجرة، رقم الحديث ٤٢٣٠، الجزء ١٠، الصفحة ٤٥، موقع جامع الاحديث)

یعنی اے اللہ بیشک تو نے مجھے میرے محبوب ترین شہر سے نکالا تو اب مجھے اپنے محبوب ترین شہر میں بسا۔

فائدہ: یہ دعا یقیناً مستجاب ہوئی یہی وجہ ہے کہ آج ہر ایما ندار کہتا ہے مدینہ، مدینہ۔

یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ﷺ مَا عَلَى الْأَرْضِ بُقْعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ قَبْرِي بِهَا مِنْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(موطا مالك، كتاب الجهاد، الشهداء فى سبيل الله، الجزء ٣، الصفحة ٦٥٨، الحديث ١٦٧٨)

یعنی روئے زمین پر مجھے اس ٹکڑے سے زیادہ محبوب کوئی ٹکڑا نہیں جس میں میری قبر ہوگی اور یہ تین مرتبہ فرمایا۔

فائدہ: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ مدینہ منورہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور اکرم ﷺ کا محبوب ترین شہر ہے۔ کسی نے کیا خوب فرمایا:

اذ الحبیب لایختار لحبیبة الا
ماھو احب واکرم عندہ

یعنی محبوب اپنے محبوب کے لئے وہی اختیار کرتا ہے جو اس کے لئے محبوب تر اور مکرم تر ہو۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ﷺ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ

(صحيح مسلم، كتاب الحج، الباب فضل المدينة ودعاء النبى فيها بالبركة، الجزء ٤، الصفحة ١١٢، الحديث ٣٣٧٩)

یعنی بیشک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کوحرم بنایا اوراس کے مکینوں کے لئے دعا فرمائی اور بے شک میں نے مدینہ طیبہ کوحرم بنایا جس طرح اُنہوں نے مکہ کوحرم بنایا اور میں نے مدینہ کو۔اس کے پیانوں اس سے دونی برکت کی دعا کی جواُنہوں نے اہل مکہ کے لئے کی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِى ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِى مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِى صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِى مُدِّنَا اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّى عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّى أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ

(صحیح مسلم، کتاب الحج،الباب فضل المدینة و دعاء النبی فیها بالبرکة ،الجزء٤، الصفحة١١٦،الحدیث ٣٤٠٠)

یعنی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے پھلوں میں اور ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں اور ہمارے لئے ہمارے پیانوں میں برکت فرما، اے اللہ بیشک (حضرت) ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بیشک میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اُنہوں نے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی اور میں ویسی ہی دعا مدینہ منورہ کے لئے کرتا ہوں اور اس سے بھی دوچند کی دعا کرتا ہوں۔

فائدہ: ان جیسی احادیث سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ودیگر ائمہ کرام نے مدینہ پاک کومکہ معظّمہ سے سوائے کعبہ مشرفہ کے افضل ثابت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَىْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ

(بخاری شریف، کتاب فضائل المدینة،الباب حدثنا عبداللہ بن محمد ،الجزء٧، الصفحة١٥٥،الحدیث ١٨٨٥)

(صحیح مسلم، کتاب الحج،الباب فضل المدینة و دعاء النبی فیها بالبرکة ،الجزء٤، الصفحة١١٦،الحدیث ٣٤٠٠)

یعنی اے اللہ جتنی برکتیں مکہ مکرمہ میں تو نے رکھی ہیں اس سے دونی برکتیں مدینہ منورہ میں رکھ دے۔

ایک اور حدیث میں آیا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

(صحیح مسلم، کتاب الحج،الباب الترغیب فی سکنی المدینة و الصبرعلی لاوا ئها ،الجزء٤، الصفحة١١٧،الحدیث ٣٤٠٢)

یعنی اے اللہ مکے کی برکت کے ساتھ دو برکتیں مدینہ میں زیادہ کر۔

فائدہ: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ سے کہیں زیادہ برکتیں رکھی گئی ہیں کیونکہ حضور ﷺ کی دعائیں بلاشبہ قبول ہوئیں۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اَلْمَدِینَۃُ خَیْرٌ مِنْ مَکَّۃَ

(المعجم الکبیر للطبرانی، الباب ۲، الجزء ٤، الصفحۃ ۳۸۸)

یعنی مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے بہتر ہے۔

حکایت: حضرت مصعب فرماتے ہیں کہ خلیفہ مہدی جب مدینہ منورہ میں آیا تو شرفائے مدینہ اس کے استقبال کے لئے شہر سے باہر گئے جن میں حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔

جب خلیفہ مہدی کی نظر امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی تو خلیفہ مہدی نے فوراً آگے بڑھ کر امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا جب سب سے مل چکا تو امام صاحب نے خلیفہ سے فرمایا: اے امیر المومنین ابھی تم مدینہ منورہ میں داخل ہوگے تو تمہارے دائیں اور بائیں سے وہ لوگ گزریں گے جو مہاجرین وانصار کی اولاد ہیں تو تم ان کی خدمت میں سلام پیش کرو کیونکہ روئے زمین پر نہ تو اہل مدینہ سے بہتر کوئی قوم ہے اور نہ مدینہ منورہ سے بہتر کوئی شہر ہے۔

انتباہ: تمام علمائے کرام اور اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ روضۂ انور کا وہ حصہ جہاں حضور اکرم ﷺ کا جسم اطہر موجود ہے۔ زمینوں، آسمانوں، کعبہ مقدسہ اور عرش معلٰی سے بھی افضل ہے اس کے بعد ساری زمین سے افضل کعبہ مقدسہ ہے۔ اس کے بعد اختلاف ہے کہ مدینہ منورہ افضل ہے یا مکہ مکرمہ؟ تو امیر المومنین حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن عمر اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور امام مالک اور اکثر علمائے مدینہ رحمہم اللہ کا مذہب یہ ہے کہ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے اور بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کا محبوب ترین شہر ہے اور قیامت تک حضور اکرم ﷺ کا اسی میں قیام ہے اور آپ ﷺ کے جسم انور کے یہاں موجود ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جو بے شمار رحمتیں اور برکتیں ہر آن اور ہر وقت نازل ہوتی رہتی ہیں وہ کسی اور جگہ کہاں نازل ہوتی ہیں؟ نیز شریعت مطہرہ اور اس کے تمام احکام کی تکمیل اسی شہر میں ہوئی۔ تمام فتوحات اور تمام معاملات ظاہری و باطنی کا حصول یہیں ہوا۔ اسلام کو شان وشوکت اور قوت و عظمت یہیں سے حاصل ہوئی۔ اول و آخر کی نیکیاں اور ہدایت ونورانیت کے چشمے یہیں سے جاری ہوئے اور یہیں وہ منبر ہے جو جنت کے حوض پر ہے اور یہیں وہ جنت کی کیاری ہے اور یہیں وہ جبل اُحد ہے جو حضور اکرم ﷺ کا محبوب ترین

پہاڑ ہے اور یہیں وہ جنت البقیع ہے جس میں آپ ﷺ کے جگر کے ٹکڑے، ازواجِ مطہرات اور تقریباً دس ہزار صحابہ کرام اور بے شمار اولیاء وصلحاء رضوان اللہ علیہم اجمعین آرام فرما ہیں اور یہیں وہ مسجد نبوی شریف ہے جس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے حج کا ثواب ملتا ہے اور یہیں وہ مسجد قبا شریف ہے جس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

حضرت سعید اپنے والد حضرت ابی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو عرض کرتے ﷺ اللھم لا تجعل منايانا بها حتى نخرج منها

(اتحاف الخيرة المهرة بزوائدا لمسانيد العشرة، كتاب الحج، الباب فى شرب ماء زمزم وذكر سقاية العباس رضى الله عنه، الجزء٣، الصفحة٦٩)

یعنی اے اللہ ہماری موت مکہ میں نہ ہو بلکہ جب ہم مکہ سے باہر نکل (کر مدینہ پہنچ) جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا

(سنن الترمذى، كتاب المناقب، الباب فى فضل المدينة، الجزء١٤، الصفحة٤٨، الحديث٤٢٩٦)

یعنی جس شخص سے ہوسکتا ہو کہ مدینہ منورہ میں مرے تو چاہیے کہ وہ مدینہ ہی میں مرے اس لئے کہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

تمنائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ

(بخارى شريف، كتاب فضائل المدينة، الباب حدثنا مسدد، الجزء٧، الصفحة١٦٢، الحديث١٨٩٠)

یعنی اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر مدینہ میں موت نصیب فرما۔

فائدہ: چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خاص مسجد نبوی شریف میں عین حالت نماز میں شہادت پائی۔

محبانِ مدینہ منورہ کے اطوار: سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوائے ایک حج کے جو فرض ہے اور حج نہیں کیا صرف اسی لئے کہ کہیں مدینہ منورہ کے سوا کسی اور جگہ موت نہ آجائے چنانچہ ہمیشہ مدینہ منورہ میں رہے اور وہیں انتقال فرما کر جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (جذب القلوب، صفحہ٢٠٥)

امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کبھی مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تو نکلتے وقت روتے اور بار بار فرماتے: نَخْشَى أَنْ نَكُونَ مِمَّنْ نَفَتِ الْمَدِينَةُ

(البداية و النهاية،ثم دخلت سنة إحدى و مائة،ترجمة عمر بن عبد العزيز، الجز١٢،

الصفحة٦٨٣،دارعالم الكتب)

یعنی ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کو مدینہ دور کر دیتا ہے۔

مکی مدنی نبی ﷺ کی مدینہ منورہ سے محبت کا نمونہ: نبی کریم ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچتے تو اپنی سواری کو کمالِ شوق وصال سے تیز کر دیتے اور چادر مبارک دوشِ انور سے گرادیتے اور فرماتے: ھــــذا ارواح طیبة یعنی یہ ہوائیں پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں۔ اور چہرۂ انور پر جو گردوغبار پڑتا اس کو دور نہ فرماتے اور اگر کوئی صحابی گردوغبار سے بچنے کے لئے سر اور منہ چھپاتے تو آپ ﷺ روک دیتے اور فرماتے خاک مدینہ شفاء ہے۔

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "غُبَارُ الْمَدِينَةِ شِفَاءٌ مِنَ الْجُذَامِ"

(جامع الحديث، كتاب قسم الاقوال،الباب حرف الغين،الجزء١٤،الصفحة٣٨٤)

(جمع الجوامع او الجامع الكبير للسيوطى،الباب حرف الغين،الجزء١،الصفحة١٤٧٠٠)

یعنی مدینہ منورہ کا غبار جذام یعنی کوڑھ کے لئے شفاء ہے۔

وفا الوفاء شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، "وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ إنّ فِى غُبَارِهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاء"

(خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى،الفصل الخامس فى ترابها وثمرها،الجزء ١، الصفحة١٩)

(جامع الاصول من احاديث الرسول، كتاب المجلد التاسع،الباب فضل الامكنة،

الجزء٩،الصفحة٦٩٦٢) (زرقانى على المواهب ،صفحه٢٣٥)

یعنی قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مدینہ کی مٹی میں ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔

فائدہ: علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ مدینہ منورہ کی مٹی میں شفاء ہے لیکن منکر کو نفع نہیں کرتی

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا یمن فتح ہوگا تو بعض لوگ وہاں کے حالات سنیں گے اور پھر اپنے اہل وعیال کو اوران کو جوان کے کہنے میں آجائیں گے لے کر وہاں چلے جائیں گے۔

اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوا یَعْلَمُوْنَ

(صحیح مسلم، کتاب الحج،الباب فضل المدینة و دعاء النبی فیھا بالبرکة ،الجزء٤،

الصفحة١١٣،الحدیث٣٣٨٤)

(مسند احمد،الباب مسندسعد بن ابی وقاص،الجزء٤،الصفحة١٠٤،الحدیث١٥٩٠)

یعنی حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ جانیں۔

اسی طرح شام فتح ہوگا تو لوگ وہاں کے حالات سن کر اور اپنے اہل وعیال وغیرہ لے کر وہاں چلے جائیں گے۔ اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوا یَعْلَمُوْنَ[1] ﴿یعنی حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ جانیں۔﴾ اور عراق فتح ہوگا اور لوگ وہاں کے حالات سن کر اپنے اہل وعیال وغیرہ کو لے کر وہاں چلے جائیں گے۔

[1] (صحیح مسلم، کتاب الحج،الباب فضل المدینة و دعاء النبی فیھا بالبرکة ،الجزء٤،

الصفحة١١٣،الحدیث٣٣٨٤)

(مسند احمد،الباب مسندسعد بن ابی وقاص، الجزء٤،الصفحة١٠٤،الحدیث١٥٩٠)

اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوا یَعْلَمُوْنَ

(صحیح مسلم، کتاب الحج،الباب فضل المدینة و دعاء النبی فیھا بالبرکة ،الجزء٤،

الصفحة١١٣،الحدیث٣٣٨٤)

(مسند احمد،الباب مسندسعد بن ابی وقاص،الجزء٤،الصفحة١٠٤،الحدیث١٥٩٠)

یعنی حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ جانیں۔

فائدہ: حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام نووی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ارشاد مبارکہ کے عین مطابق ہوا اور یہ ملک اسی ترتیب سے فتح ہوئے اور لوگ وہاں منتقل ہوئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ سرسبز و شاداب زمینوں کی طرف نکل جائیں گے وہاں ان کو خوب کھانے پینے کو ملے گا اور کثرت سے سواریاں ملیں گی تو وہ اپنے عزیز واقربا کو بھی دعوت دیں گے۔

ھَلُمَّ إِلَی الرَّخَاءِ ھَلُمَّ إِلَی الرَّخَاءِ وَالْمَدِینَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوا یَعْلَمُونَ

(صحیح مسلم، کتاب الحج،الباب المدینة تنفی شرارھا،الجزء٤،الصفحة١٢٠،الحدیث٣٤١٨)

یعنی کہ یہاں آجاؤ یہاں بڑی پیداوار ہے یہاں آجاؤ یہاں بڑی پیداوار ہے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ جانیں۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(صحيح مسلم، كتاب الحج، الباب فضل المدينة و دعاء النبى فيها بالبركة، الجزء٤، الصفحة١١٣، الحديث٣٣٨٤)

یعنی مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ جانیں اور کوئی شخص یہاں کے قیام کو بددل ہو کر نہیں چھوڑے گا مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر یہاں بھیج دے گا اور جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیفوں اور سختیوں کو برداشت کر کے یہاں رہے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

(صحيح مسلم، كتاب الحج، الباب من اراد اهل المدينة بسوء اذابه الله، الجزء٤، الصفحة١٢١، الحديث٣٤٢٧)

یعنی جس نے اہل مدینہ کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کیا تو اللہ اس کو ایسے گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ ظُلْماً أَخَافَهُ اللَّهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفاً وَلَا عَدْلاً

(مسند احمد، الباب حديث السائب بن خلاد، الجزء٣٥، الصفحة٣٥٣، الحديث١٧٠٠٨)

یعنی جو شخص ظلماً اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ تعالیٰ اُس کو ڈرائے گا اور اس پر اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہ فرمائے گا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مَنْ آذَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ آذَاهُ اللَّهُ

(جامع الحديث، كتاب قسم الاقوال، الباب حرف الميم، الجزء١٩، الصفحة٤٦٠)

(جمع الجوامع او الجامع الكبير للسيوطى، الباب حرف الميم، الجزء١، الصفحة٢١٨٥٠، الحديث٣٩٤٩)

یعنی جس نے اہل مدینہ کو اذیت پہنچائی اللہ اس کو اذیت پہنچائے گا۔

حکایت: امرائے فتنہ میں سے ایک امیر مدینہ منورہ میں آیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُس وقت مدینہ منورہ میں تھے اور بڑھاپے کی وجہ سے ان کی بصارت میں ضعف آ گیا تھا۔ لوگوں نے ان کی خدمت میں عرض

گیا کہ مصلحت وقت یہ ہے کہ آپ چند دن کے لئے مدینہ منورہ سے باہر چلے جائیں اور اس ظالم کے سامنے نہ آئیں تا کہ اس کے فتنہ سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ آپ اپنے دونوں بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مدینہ منورہ سے نکلے اتفاقاً راستے میں ایک جگہ بہ سبب ضعف بصارت ٹھوکر کھا کر گر پڑے اور فرمایا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کو ڈرایا۔ بیٹوں نے کہا ابا جان! رسول اللہ ﷺ کو ڈرانا کیونکر ہے آپ کی تو وفات شریف ہوگئی؟ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اہل مدینہ کو ڈرایا تو بے شک اس نے مجھے ڈرایا۔ (وفاء الوفاء)

حضور ﷺ نے فرمایا: اَلْمَدِينَةُ مُهَاجَرِى ، وَمَضْجَعِى مِنَ الْأَرْضِ ، حَقٌّ عَلَى أُمَّتِى أَنْ يُكْرِمُوا جِيرَانَنَا مَا اجْتَنَبُوا الْكَبَائِرَ ، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ "، قِيلَ لِمَعْقِلٍ :وَأَيُّ شَيْءٍ طِينَةُ الْخَبَالِ ؟ قَالَ :عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ

(جامع الحديث، كتاب قسم الاقوال،الباب المحلى من الميم،الجزء٢٢،الصفحة١٣٩)

یعنی مدینہ میری ہجرت گاہ اور میری خوابگاہ ہے اور قیامت کے دن یہیں سے میرا اُٹھنا ہے۔لہٰذا میری اُمت پر میرے پڑوسیوں کے حقوق کی حفاظت لازم ہے جبکہ وہ کبائر سے بچیں تو جس نے ان کے حقوق کی حفاظت کی میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع بنوں گا اور جس نے ان کے حقوق کی حفاظت نہ کی وہ دوزخ میں پیپ اور خون پلایا جائے گا۔

فيا ساكنى أكناف طيبة كلكم .إلى القلب من أجل الحبيب حبيب

(روضة المحبين ونزهة المشتاقين،الجزء ٢٢،الصفحة ١٤)

(زرقانی علی المواهب، صفحه٣٣٢)

یعنی اے مدینہ طیبہ کے رہنے والو! تم سب کے سب میرے دل کو محبوب ﷺ کی وجہ سے محبوب ہو۔

مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی کتاب ''محبوب مدینہ اور فضائل مدینۃ الرسول'' میں پڑھیئے۔

خلاصة الفضائل: بطور نمونہ چند فضائل تفصیلاً عرض کئے گئے اب مجموعی طور پر اجمالاً چند فضائل کی تلخیص حاضر ہے اگر انہیں زبانی یاد کر لی جائے تو عشق رسول ﷺ کے لئے اکسیر کا کام دیں گے اور حسن اتفاق یہ ہے کہ کُل چھل فضائل پر مشتمل ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح و شام نازل ہو کر درود شریف پڑھتے ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں ایک نماز ایک ہزار رکعت اور بروایت دیگر پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور ایک نیکی پچاس ہزار نیکی

کے برابر ہے۔

☆ مدینہ منورہ کی مٹی حضور ﷺ کے قدموں کی برکت سے خاکِ شفاء ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں سو میں سے نوے رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور باقی دس ساری دنیا میں۔

☆ مدینہ منورہ کے باشندے روزِ محشر سب سے پہلے محشور ہوں گے اور سب سے اول ان کی شفاعت ہوگی۔

☆ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے سارے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں مکہ معظّمہ سے دوگنی برکت کے لئے حضور ﷺ نے دعا مانگی ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں رحمت عالم ﷺ کا دربارِ فیض آثار ہے۔ ائمہ اہل بیت اور صحابہ کرام کے مکانات ومزارات ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کے روضہ مبارک اور منبر مبارک کے درمیان بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے حدیث **لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ** [1] کی تعمیل ہوتی ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنے سے حضور ﷺ بذاتِ خود جواب دیتے ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے تمام افکار وغموم رفع ہو کر دل کو تسکین واطمینان حاصل ہوتا ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں ستون حنانہ موجود ہے جو حضور ﷺ کے فراق میں چیخیں مار کر رویا تھا۔

☆ مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کا منبر، محراب اور مسجد موجود ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں جو برکت ہے وہ روئے زمین پر اور کہیں نہیں۔

☆ مدینہ منورہ کے باشندے سارے دنیا سے خوش خلق ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں تقریباً کُل روئے زمین کے مسلمان موجود ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے اسلامی شان وشوکت معلوم ہوتی ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں بادشاہ ومساکین سب دربارِ نبوی ﷺ میں برابر کھڑے رہتے ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں جنتی پہاڑ جبل احد موجود ہے۔

---

[1] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب الحج، باب قوله لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد، رقم الحديث ٥٨٤٨

صحيح مسلم، كتاب الحج، باب قوله لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد، رقم الحديث ١٣٩٧

☆ مدینہ منورہ میں ہر قسم کی ترکاریاں موجود ہیں اور ہر چیز باوجود اژدہام سستی ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں ایک جگہ ہے جو بیت اللہ شریف بلکہ عرش عظیم سے بھی افضل ہے۔ (روضہ انور صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ مدینہ منورہ میں قطع نظر اور خوبیوں کے ایک ایسا متبرک مکان ہے جو دنیا بھر میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔

☆ مدینہ منورہ میں سنگ دل سے سنگ دل مسلمان بھی چلا جائے تو اس کا دل بھی واپس جانے کو نہیں چاہتا۔

☆ مدینہ منورہ میں سوائے مسلمانوں کے اور کسی قوم کا گزر نہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں ہزارہا عاشقانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تعلقات دنیاوی چھوڑ کر اسی در کے ہو رہے ہیں اور یہ شعر وردِ لب ہے رحمۃ اللہ علیہ

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرا در چھوڑ کر کہاں جائیں غریب
بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری

☆ مدینہ منورہ میں سکونت تمام دنیا بھر سے بہتر ہے۔

☆ مدینہ منورہ سے اسلام نکلا اور تمام دنیا سے پھر پھرا کر اسی جگہ واپس آجائے گا۔

☆ مدینہ منورہ میں قیامت تک علماء حق موجود رہیں گے۔

☆ مدینہ منورہ میں دجال، طاعون اور دابۃ الارض قیامت تک داخل نہ ہونے پائینگے کیونکہ وہاں دروازوں پر فرشتے محافظت کے لئے کھڑے ہوں گے۔

☆ مدینہ منورہ میں ایک قبرستان ہے جہاں کے مدفونوں کے واسطے بہشت کی بشارت آچکی ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے اندر ایک چھوٹا سا کنواں ہے جو کوثر کے نام سے موسوم ہے جہاں کا پانی پینے سے ظاہرو باطنی بیماریوں سے شفاء ہو جاتی ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر انسان قسم کھالے کہ میں بہشت میں ہوں تو وہ اپنی قسم میں سچا ہوتا ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں ایک ایسا نورانی گنبد ہے جس کی زیارت کرتے وقت عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک روحیں وفور شوق سے پرواز کر جاتی ہیں حضرت شہیدی ہندی وغیرہ جیسی صدہا مثالیں موجود ہیں۔

☆ مدینہ منورہ کی خدمت گزاری اور جاروب کشی کو بڑے بڑے بادشاہ مثل سلطان روم وغیرہ اپنے لئے فخر ومباہات کا موجب سمجھتے رہتے ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے اس خدائی حکم کی تعمیل ہوتی ہے جو قرآن مجید میں: وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ الخ [1] سے ظاہر ہوتا ہے۔

☆ مدینہ منورہ کی کھجوریں ساری دنیا سے لذیں اور شیریں تر ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں وہ رحمۃ للعالمین موجود ہیں جن پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس مرتبہ رحمت نازل ہوتی ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے فرمانِ نبوی کی تعمیل ہوتی ہے۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

شوال ۱۴۱۶ھ، ۵ مارچ ۱۹۹۶ بروز منگل

---

[1] وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ٥ (پارہ ۵، سورت النساء، آیت ۶۴) **ترجمہ**: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔